عَلَیْہِ السَّلَام
حضرت ابراہیم

16-December-2021

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یادَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

ہم گناہ گاروں کی شفاعت فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنَّت نشان ہے:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ اَلْفَ مَرَّۃٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَرٰی مَقْعَدَہٗ مِنَ الْجَنَّۃِ

یعنی جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار (1000) مرتبہ دُرُود شریف پڑھے گا، وہ اُس وَقت تک نہیں مرے گا، جب تک جَنَّت میں اپنا مَقام نہ دیکھ لے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثار الصلاۃ علی النبی، ۲/۳۲۶، حدیث: ۲۵۹۰)

www.dawateislami.net

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مردہ پرندے زندہ ہوگئے:

ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے ساحلِ سمندر پر دیکھا کہ ایک آدمی مرا ہوا پڑا تھا، سمندر کا پانی چونکہ چڑھتا اُترتا رہتا ہے۔ چنانچہ جب پانی چڑھا تو مچھلیوں نے اس لاش کو کھایا اور جب پانی اترا تو جنگل کے درندوں نے کھایا اور جب درندے چلے گئے تو پرندوں نے کھایا۔ حضرتِ ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ ملاحظہ فرمایا تو آپ کو شوق ہوا کہ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ مردے کس طرح زندہ کیے جائیں گے۔ چنانچہ آپ نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا: اے اللہ! مجھے یقین ہے کہ تو مردوں کو زندہ فرمائے گا اور ان کے اجزاء دریائی جانوروں اور درندوں کے پیٹ اور پرندوں کے پوٹوں سے جمع فرمائے گا لیکن میں یہ عجیب منظر دیکھنے کی آرزو رکھتا ہوں۔ اللہ پاک نے فرمایا: کیا تمہیں اِس پر یقین نہیں؟ اللہ تعالیٰ عالِمُ الغیب والشَّھادۃ ہے، اسے حضرتِ ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے کمالِ ایمان و یقین کا علم ہے۔ اس کے باوجود یہ سوال فرمانا کہ "کیا تجھے یقین نہیں" اس لیے ہے کہ سامعین کو سوال کا

[1] ...جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

مقصد معلوم ہو جائے اور وہ جان لیں کہ یہ سوال کسی شک و شبہ کی بناء پر نہ تھا۔ چنانچہ حضرتِ ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی ،یقین کیوں نہیں ؟ لیکن میں چاہتا ہوں کہ یہ چیز آنکھوں سے دیکھوں تاکہ میرے دل کو قرار آجائے اور خلیل بنائے جانے والی صورت پر معنی یہ ہوں گے کہ اس علامت سے میرے دل کو تسکین ہو جائے کہ تو نے مجھے اپنا خلیل بنایا۔(خازن، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۲۶۰، ۱/۲۰۳-۲۰۴)

قرآن پاک میں اس واقعے کو اللہ پاک نے اس طرح بیان فرمایا ہے:

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰىؕ قَالَ اَوَ لَمْ تُؤْمِنْؕ قَالَ بَلٰى وَ لٰكِنْ لِّیَطْمَىٕنَّ قَلْبِیْؕ (پ۳، البقرۃ: ۲۶۰)

ترجمہ کنز العرفان: اور جب ابراہیم نے عرض کی: اے میرے رب! تو مجھے دکھا دے کہ تو مُردوں کو کس طرح زندہ فرمائے گا؟ اللہ نے فرمایا کیا تجھے یقین نہیں؟ ابراہیم نے عرض کی: یقین کیوں نہیں مگر یہ (چاہتا ہوں) کہ میرے دل کو قرار آجائے

حضرتِ ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی فرمائش پر حکمِ خداوندی ہوا کہ تم چار پرندے لے لو اور انہیں اپنے ساتھ خوب مانوس کرلو پھر انہیں ذبح کرکے ان کا قیمہ آپس میں ملا کر مختلف پہاڑوں پر رکھ دو اور پھر انہیں آواز دو۔ ان میں ہر ایک اپنی پہلی والی شکل و صورت میں بن کر تمہارے پاس آجائے گا۔ چنانچہ حضرتِ ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے چار پرندے لیے۔ ایک قول کے مطابق وہ مور، مرغ، کبوتر اور کوّا تھے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے انہیں بحکمِ الٰہی ذبح کیا، ان کے پَر اکھاڑے اور قیمہ کرکے ان کے اجزاء باہم ملا دیئے اور اس مجموعہ کے کئی حصے کرکے ایک ایک حصہ ایک ایک پہاڑ پر رکھ دیا اور سب کے سر اپنے پاس محفوظ رکھے۔ پھر ان پرندوں کو آواز دے کر بلایا۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے بلاتے ہی حکمِ الٰہی سے وہ اجزاء اُڑے اور ہر ہر جانور کے اجزاء علیحدہ علیحدہ ہو کر اپنی ترتیب سے جمع ہوئے اور پرندوں کی شکلیں بن کر اپنے پاؤں سے دوڑتے آپ کی خدمت میں حاضر ہوگئے اور اپنے اپنے سروں سے مل کر بِعَیْنِہٖ پہلے کی

طرح مکمل ہوگئے، سُبْحَانَ اللہ۔ (صراط الجنان، ۱/۳۹۳)

اس واقعے کو قرآن پاک میں اللہ پاک نے اس طرح بیان فرمایا ہے:

قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًاؕ (پ۳، البقرۃ:۲۶۰)

ترجمہ کنز العرفان: اللہ نے فرمایا تو پرندوں میں سے کوئی چار پرندے پکڑ لو پھر انہیں اپنے ساتھ مانوس کرلو پھر ان سب کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دو پھر انہیں پکارو تو وہ تمہارے پاس دوڑتے ہوئے چلے آئیں گے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس قرآنی واقعے سے یہ درس ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انبیائے کرام کی دعائیں قبول فرماتا ہے اور ان کی دعاؤں سے مُردے بھی زندہ ہو جاتے ہیں، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ پہلی بار پیدا کرنے پر قادر ہے اسی طرح مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اللہ پاک کے پیارے نبی اور انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام میں اولو العزم مرسلین میں سے ہیں، ہمارے آج کے بیان کا موضوع "حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے حالاتِ زندگی" ہے۔ تو آج ہم حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں سنیں گے کہ آپ کا نام کیا ہے؟ آپ کے والد کا نام کیا ہے؟ آپ کی پیدائش آپ کا اپنی قوم کو نیکی کی دعوت دینا اور اس کے علاوہ مزید حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں سنیں گے۔ آیئے سب سے پہلے آپ کا تعارف سنتے ہیں:

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا تعارف

آپ کا اسمِ گرامی ”ابراھیم بن تارخ“ ہے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام اتنے مہمان نواز تھے کہ ”اَبُو الضِّیْفَان“یعنی مہمان نوازی کرنے والے کی کُنْیَت سے مشہور ہوگئے۔(تفسیرِ خازن، تحت قولہ ومن احسن دیناممن اسلم، ۱/۴۳۴) اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ شرف بھی عطا فرمایا کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے بعد آنے والے تمام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام آپ کی اولاد سے ہیں اسی لیے آپ کی ایک کنیت ”ابوالانبیاء“ یعنی ”انبیا کے والد“ بھی ہے۔(تفسیرِ نعیمی ۱/۶۱۸، ملتقطاً) قرآن کریم میں 56 مرتبہ آپ کا ذکر آیا ہے اور آپ کے یہ پانچ اوصاف بیان کیے گئے ہیں:(1) خَلیل یعنی گہرا دوست (پ5، النساء:125) (2) حلیم یعنی بہت تحمل والا (3) اَوّاہ یعنی بہت آہیں بھرنے والا (4) مُنیب یعنی بہت رجوع کرنے والا (پ ۱۲، ھود:۷۵) (5) صِدّیق یعنی ہمیشہ سچ بولنے والا۔(پ۱۶، مریم:۴۱) آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی وِلادت سر زمینِ ”اَہْواز“ کے مقام ”سوس“ میں ہوئی پھر آپ کے والد آپ کو ”بابِل“ ملکِ نَمرُود میں لے آئے۔ اللہ پاک نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو حکمت و دانائی سے سَرفراز فرمایا اور آپ کو زمین و آسمان کی تمام اَشْیاء کا مُشاہدہ بھی کرایا۔ چُنانچہ اِرْشادِ رَبّانی ہے:

وَ كَذٰلِكَ نُرِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لِیَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِیْنَ ﴿۷۵﴾ (پ۷، الانعام:۷۵)		ترجمہ کنز العرفان: اور اسی طرح ہم ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کی عظیم سلطنت دکھاتے ہیں اور اس لئے کہ وہ عَیْنُ الْیَقِیْن والوں میں سے ہو جائے۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی پیدائش!

مفسرین اور مؤرخین کا بیان ہے کہ نمرُود بن کنعان بڑا جابر بادشاہ تھا، سب سے پہلے اُسی نے تاج سر پر رکھا۔ یہ بادشاہ لوگوں سے اپنی پوجا کرواتا تھا، کاہن اور نجومی بڑی کثرت سے اس کے دربار میں حاضر رہتے تھے۔ نمرود نے خواب دیکھا کہ ایک ستارہ طلوع ہوا ہے اور اس کی روشنی کے سامنے

www.dawateislami.net

آفتاب وماہتاب بالکل بے نور ہوگئے۔ اس سے وہ بہت خوف زدہ ہوا اور اس نے کاہنوں سے اس خواب کی تعبیر دریافت کی۔ انہوں نے کہا کہ اس سال تیری سلطنت میں ایک فرزند پیدا ہوگا جو تیرے ملک کے زوال کا باعث ہوگا اور تیرے دین والے اس کے ہاتھ سے ہلاک ہوں گے۔ یہ خبر سن کر وہ پریشان ہوا اور اُس نے حکم دیا کہ جو بچہ پیدا ہو قتل کر ڈالا جائے اور مرد عورتوں سے علیحدہ رہیں اور اس کی نگہبانی کے لئے ایک محکمہ قائم کر دیا گیا مگر تقدیراتِ الٰہیہ کو کون ٹال سکتا ہے۔ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی والدہ ماجدہ حاملہ ہوئیں اور کاہنوں نے نمرود کو اس کی بھی خبر دی کہ وہ بچہ حمل میں آگیا لیکن چونکہ حضرت کی والدہ صاحبہ کی عمر کافی کم تھی ان کا حمل کسی طرح پہچانا ہی نہ گیا۔ جب حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی ولادت کا وقت قریب آیا تو آپ کی والدہ اس تہ خانے میں چلی گئیں جو آپ کے والد نے شہر سے دور کھود کر تیار کیا تھا، وہاں آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی ولادت ہوئی اور وہیں آپ رہے۔ پتھروں سے اس تہ خانہ کا دروازہ بند کر دیا جاتا تھا، روزانہ والدہ صاحبہ دودھ پلا آتی تھیں اور جب وہاں پہنچتی تھیں تو دیکھتی تھیں کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام اپنی انگلی کا کنارہ چوس رہے ہیں اور اس سے دودھ بر آمد ہوتا ہے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام بہت جلد بڑھتے تھے۔(صراط الجنان، ۳/۱۴۳)

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام بہت اعلیٰ و عمدہ اوصاف کے مالک تھے، یہاں آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے چند اوصاف بیان کئے جاتے ہیں توجہ کے ساتھ سماعت کیجئے

نماز سے محبت:

آپ عَلَیْہِ السَّلَام عبادت کی ادائیگی میں ممتاز مقام رکھتے تھے، چنانچہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام بڑی رغبت کے ساتھ نماز ادا فرماتے اور اس پر غمگین ہوتے کہ دوسرے لوگ عبادت سے غافل ہیں۔ حضرت کعب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: ایک بار حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے

رب! مجھے یہ بات غمزدہ کرتی ہے کہ میں زمین میں اپنے علاوہ کسی اور کو تیری عبادت کرتا نہ دیکھوں۔ اس پر اللہ تعالٰی نے فرشتے بھیج دیئے جو آپ کے ساتھ نماز پڑھتے اور آپ کے ہمراہ رہتے تھے۔ (حلیۃ الاولیاء، کعب الاحبار، ۶/۲۶، رقم: ۷۶۹۴)

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ اللہ پاک کے پیارے نبی حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو عبادت کا کیسا شوق تھا اور نماز سے کیسی محبت فرماتے تھے اور آپ کو یہ بات غمزدہ کردیتی تھی کہ لوگ اللہ پاک کی عبادت سے غافل ہیں ۔ آج ہم لوگوں کو نماز کی کوئی فکر ہی نہیں، ہمیں اللہ پاک کی عبادت کا کوئی شوق ہی نہیں، غور کریں حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام جو کہ اللہ پاک کے نبی ہیں معصوم عن الخطاہیں، بخشے بخشائے ہیں وہ عبادت کا اتنا شوق رکھیں اور ایک ہم ہیں کہ جن کے نامۂ اعمال گناہوں سے بھرے ہوئے ہیں، ہمیں یہ بھی نہیں پتا کہ ہماری بخشش ہوگی بھی کہ نہیں پھر بھی ہم نماز سے غفلت برتیں، نماز کی فکر ہی نہ کریں، اللہ کے گھر سے روز پانچ دفعہ ہمیں آواز آئے مگر ہم اپنے کاموں میں لگے رہیں، ہمیں اپنی دکان کی فکر تو ہے، اپنے کاروبار کی ٹینشن تو ہے اپنی نوکری پروا تو ہے مگر افسوس! نماز کی کوئی فکر نہیں۔ اے کاش ہمیں نماز کی فکر، ٹینشن اور پروا نصیب ہو جائے۔ آمین

نماز نہ پڑھنے کی وعیدیں:

پیارے اسلامی بھائیو! نماز نہ پڑھنے والوں کے لئے کیا کیا سزائیں ہیں اس بارے میں 3 فرامینِ مصطفے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں: جو نماز کی پابندی کریگا یہ اس کے لئے نور، برہان یعنی رہنما اور نجات ثابت ہوگی اور جو اس کی پابندی نہیں کریگا اس کے لئے نہ نور ہو گا، نہ برہان اور نہ ہی نجات کا کوئی ذریعہ اور وہ شخص قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور اُبَیّ بن خلف کے ساتھ ہو گا۔ (مسند احمد، مسند عبداللہ بن عمر بن العاص، ۲/۵۷۴، حدیث: ۶۵۸۷)

رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جس کی عصر کی نماز فوت ہوگئی گویا اس کے اہل اور مال میں کمی کر دی گئی۔ (بخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب اثم من فاتتہ العصر، ۱/۲۰۲، حدیث: ۵۵۲)

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جہنم میں ایک وادی ہے جس میں سانپ ہیں، ہر سانپ اونٹ کی گردن جتنا موٹا ہے، وہ بے نمازی کو ڈسے گا تو اس کا زہر بے نمازی کے جسم میں 70 سال تک جوش مارتا رہے گا، پھر اس کا گوشت گل کر ہڈیوں سے الگ ہو جائے گا۔ (کتاب الکبائر للذھبی، الکبیرۃ العاشرۃ: الزنی... الخ، ص ۵۹)

حسنِ خلق:

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا حُسنِ خلق بھی مثالی تھا اور انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر استقامت کا حکم بھی دیا گیا تھا، چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے، رسول کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی: اے میرے خلیل! تم حُسنِ اخلاق کا مظاہرہ کرتے رہو اگرچہ (سامنے والے) کفار ہوں، (ایسا کرنے سے) تم ابرار کے زمرے میں داخل ہو جاؤ گے۔ بیشک حُسنِ اخلاق والے کے لیے میرا یہ فرمان جاری ہو چکا کہ میں اسے اپنے عرش کا سایہ دوں گا، اپنی بارگاہِ قدس سے سیراب کروں گا اور اسے اپنی رحمت کے قریب کروں گا۔ (معجم الاوسط، من اسمہ محمد، ۵/۳۷، حدیث: ۶۵۰۶)

توکل اور تسلیم و رضا:

آپ عَلَیْہِ السَّلَام توکل اور تسلیم و رضا کے بھی اعلیٰ پیکر تھے۔ حکمِ خداوندی پر اپنے بیٹے حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کو ذبح کرنے کے لئے تیار ہو جانا، نیز حکمِ خداوندی پر اپنی بیوی حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا اور اپنے چھوٹی سی عمر کے بیٹے کو بیابان میں چھوڑ دینا اسی تسلیم و رضا کے مرتبے کا اِظہار تھا۔ مزید

رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت ابراھیم عَلَیْہِ السَّلَام کو آگ میں ڈالا گیا تو آپ نے فرمایا: "حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل" مجھے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ کیا ہی اچھا کارساز ہے۔ چنانچہ رسیوں کے سوا آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی اور کوئی چیز نہ جلی۔ (کنزالعمال، کتاب الفضائل، فضائل سائر الانبیاء، ۲۲۰/۶، حدیث: ۳۲۲۸۴، الجزء الحادی عشر)

سخاوت و مہمان نوازی:

آپ عَلَیْہِ السَّلَام انتہائی سخی اور بڑے مہمان نواز بھی تھے، چنانچہ منقول ہے کہ جب تک آپ کے دستر خوان پر مہمان نہیں آجاتے تھے آپ کھانا نہیں تناول فرماتے تھے ایک دن مہمانوں کا ایک ایسا قافلہ آپ کے گھر اُترا جن سے آپ خوفزدہ ہو گئے یہ حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام تھے جو دس یا بارہ فرشتوں کو ہمراہ لے کر تشریف لائے تھے اور سلام کر کے مکان کے اندر داخل ہو گئے یہ سب فرشتے نہایت ہی خوبصورت انسانوں کی شکل میں تھے، اولاً تو یہ حضرات ایسے وقت تشریف لائے جو مہمانوں کے آنے کا وقت نہیں تھا، پھر یہ حضرات بغیر اجازت طلب کئے مکان کے اندر داخل ہو گئے پھر جب حضرت ابراھیم عَلَیْہِ السَّلَام حسبِ عادت ان حضرات کی مہمان نوازی کے لئے ایک فربہ بھنا ہوا بچھڑا لائے تو ان حضرات نے کھانے سے انکار کر دیا، مہمانوں کی ان تین اداؤں کی وجہ سے حضرت ابراھیم عَلَیْہِ السَّلَام کو کچھ خدشہ گزرا کہ شاید یہ لوگ دشمن ہیں کیونکہ اس زمانے میں دشمن جس گھر میں دشمنی کے لئے جاتا تھا اس گھر میں کچھ کھاتا پیتا نہیں تھا، چنانچہ آپ ان مہمانوں سے کچھ خوف محسوس فرمانے لگے، یہ دیکھ کر حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی کہ اے اللہ کے نبی آپ ہم سے بالکل کوئی خوف نہ کریں ہم اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرشتے ہیں اور ہم دو کاموں کے لئے آئے ہیں پہلا مقصد تو یہ ہے کہ ہم آپ کو یہ بشارت سنانے آئے ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ ایک علم والا فرزند عطا

فرمائے گا اور ہمارا دوسرا کام یہ ہے کہ ہم حضرت لوط عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم پر عذاب لے کر آئے ہیں۔

حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے روایت ہے، حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے دوست جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف (یہ پیغام دے کر) بھیجا کہ اے ابراہیم! میں نے تمہیں اس لیے خلیل نہیں بنایا کہ تم میرے سب سے زیادہ عبادت گزار بندے ہو بلکہ اس لیے بنایا ہے کہ تیرا دل اہلِ ایمان کے دلوں میں سب سے زیادہ سخی ہے۔(الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلۃ وغیرھما، باب الترھیب من البخل والشح...الخ، ۳/۲۱۲، حدیث: ۴۰۰۲)

حضرت عبید بن عمیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام لوگوں کی مہمان نوازی فرماتے تھے۔ (ایک دن کوئی مہمان نہ آیا تو) آپ عَلَیْہِ السَّلَام مہمان کی تلاش میں نکلے لیکن کوئی ایسا انسان نہ پایا جسے وہ مہمان بناتے۔ پھر آپ عَلَیْہِ السَّلَام اپنے گھر کی طرف لوٹ آئے اور وہاں ایک شخص کو کھڑے دیکھا تو دریافت فرمایا: اے بندۂ خدا! تجھے کس نے میرے گھر میں داخل کیا؟ اس نے جواب دیا: میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے اذن سے داخل ہوا ہوں۔ فرمایا: تم کون ہو؟ عرض کی: ملک الموت، مجھے میرے رب نے اپنے بندوں میں سے ایک بندے کی طرف بھیجا ہے تاکہ اسے بشارت دوں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنا خلیل بنالیا ہے۔ پوچھا: وہ کون ہے؟ خدا کی قسم! اگر تم نے مجھے اس کے بارے بتادیا اور وہ کسی دور دراز شہر میں ہوا تو بھی میں اس کے پاس چلا جاؤں گا، پھر اس کے ساتھ ہی رہوں گا یہاں تک کہ موت ہمارے درمیان جدائی کر دے۔ ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے جواب دیا: وہ بندے آپ ہی ہیں۔ فرمایا: میں؟ عرض کی: جی ہاں۔ فرمایا: مجھے اللہ تعالیٰ نے کس سبب سے خلیل بنایا؟ عرض کی: کیونکہ آپ لوگوں کو عطا کرتے ہیں اور ان سے کوئی سوال نہیں کرتے۔(تفسیر ابن ابی حاتم، النساء، تحت الآیۃ: ۱۲۵، ۴/۱۰۷۵، رقم: ۶۰۱۲)

www.dawateislami.net

ذکرِ الٰہی کی کثرت:

حضرت خالد بن معدان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے سامنے ایک برتن میں انگور پیش کیے جاتے تو آپ ایک ایک دانہ اٹھا کر کھاتے اور ہر دانہ کھاتے وقت ذِکْرُ اللہ کرتے تھے۔ (حلیۃ الاولیاء، ذکر طبقۃ من تابعی اھل الشام، خالد بن معدان، ۵/۲۴۰، رقم: ۲۹۶۶)

اولیات:

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام سے کئی کاموں کی شروعات ہوئی، جیسے

(1) سب سے پہلے آپ عَلَیْہِ السَّلَام ہی کے بال سفید ہوئے۔

(2) سب سے پہلے آپ عَلَیْہِ السَّلَام ہی نے (سفید بالوں میں) مہندی اور کَتَم (یعنی نیل کے پتوں) کا خضاب لگایا۔

(3) سب سے پہلے آپ عَلَیْہِ السَّلَام ہی نے سلا ہوا پاجامہ پہنا۔

(4) سب سے پہلے آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ہی منبر پر خطبہ پڑھا۔

(5) سب سے پہلے آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے راہِ خدا میں جہاد کیا۔

(6) سب سے پہلے آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ہی (بہت اہتمام کے ساتھ) مہمان نوازی شروع کی۔

(7) سب سے پہلے آپ عَلَیْہِ السَّلَام ہی نے ثرید تیار کیا۔ (ثرید شوربے میں بھگوئی ہوئی روٹی کو کہتے ہیں۔)

(8) سب سے پہلے آپ عَلَیْہِ السَّلَام ملاقات کے وقت لوگوں سے گلے ملے یعنی معانقہ فرمایا۔ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب اللباس، باب الترجل، ۸/۲۶۴، ۲۶۵، تحت الحدیث: ۴۴۸۸، ملخصاً)

اسلامی عقیدہ اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کا واقعہ

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے ابتدا ہی سے توحید کی حمایت اور کفریہ عقائد کا رد کرنا شروع فرمادیا اور پھر جب ایک سوراخ سے رات کے وقت آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے زُہرَہ یا مُشتَرِی ستارہ کو دیکھا تو لوگوں کے سامنے توحیدِ باری تعالیٰ کی دلیل بیان کرنا شروع کردی کیونکہ اس زمانہ کے لوگ ستاروں وغیرہ کی پرستش (عبادت) کرتے تھے تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ایک نہایت نفیس اور دل نشیں پیرایہ میں انہیں غور و فکر کی طرف رہنمائی کی جس سے وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ تمام جہان عدم سے وجود میں آنے والا ہے اور پھر ختم ہونے والا ہے تو یہ معبود نہیں ہوسکتا بلکہ تمام جہان بذاتِ خود کسی وجود میں لانے والی ذات کا محتاج ہے جس کے قدرت و اختیار سے اس میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ چنانچہ پہلے آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ستارے کو دیکھا تو فرمایا کہ "کیا اسے میرا رب کہتے ہو؟ پھر جب وہ ڈوب گیا تو فرمایا کہ "میں ڈوبنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ یعنی جس میں ایسے تغیرات ہورہے ہیں وہ خدا نہیں ہوسکتا۔ پھر اس کے بعد آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے چاند کو چمکتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کیا اسے میرا رب کہتے ہو؟ پھر جب وہ ڈوب گیا تو فرمایا: اگر مجھے میرے رب نے ہدایت نہ دی ہوتی تو میں بھی گمراہ لوگوں میں سے ہوجاتا۔ اس میں اُس قوم کو تنبیہ ہے کہ جو چاند کو معبود مانتے تھے، انہیں آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے گمراہ قرار دیا اور خود کو ہدایت پر۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی یہ باتیں ان کا رد کرنے کیلئے ہی تھیں۔ پھر اس کے بعد آپ نے سورج کو جگمگاتے ہوئے دیکھا تو فرمایا کہ "کیا اسے میرا رب کہتے ہو؟ یہ تو ان سب سے بڑا ہے، پھر جب وہ بھی ڈوب گیا تو فرمایا: اے میری قوم! میں ان چیزوں سے بیزار ہوں جنہیں تم اللہ پاک کا شریک ٹھہراتے ہو۔ یوں حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے ثابت کردیا کہ ستاروں میں چھوٹے سے بڑے تک کوئی بھی رب ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا، ان کا معبود ہونا باطل ہے اور قوم جس شرک میں مبتلا ہے آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس سے بیزاری کا اظہار کردیا اور اس کے بعد دینِ حق کا بیان فرمایا۔ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے

ستارے، چاند اور سورج کے بارے میں فرامین لوگوں کو سمجھانے کیلئے تھے اور معاذاللہ، اپنے بارے میں نہ تھے۔(صراط الجنان، ۳/ ۱۴۴)

قوم کو نیکی کی دعوت دینا:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرتِ اِبْراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے جب اِعلانِ نُبوّت فرمایا تو سب سے پہلے اپنے اَہْل وعِیال میں سے اپنے چچا سے آغاز فرمایا اور اُسے شِرْک سے باز رہنے اور اللہ پاک کو ہی مَعْبُودِ حقیقی ماننے کی دعوت دی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کا چچا آپ کی بات ماننے کی بجائے آپ کا دُشْمن ہو گیا۔ قرآنِ پاک میں یہ واقعہ یُوں بیان کیا گیا ہے: چُنانچہ پارہ 16، سورۂ مریم، آیت نمبر 43، 42 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ یٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا یَسْمَعُ وَ لَا یُبْصِرُ وَ لَا یُغْنِیْ عَنْكَ شَیْــٴًـا(۴۲) یٰۤاَبَتِ اِنِّیْ قَدْ جَآءَنِیْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ یَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِیْۤ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِیًّا(۴۳) (پ ۱۶، مریم: ۴۳، ۴۲)	تَرجَمۂ کنزالعرفان: جب اپنے باپ سے فرمایا اے میرے باپ تم کیوں ایسے کی عبادت کر رہے ہو جو نہ سنتا ہے اور نہ دیکھتا ہے اور نہ تجھے کچھ فائدہ پہنچا سکتا ہے اے میرے باپ بیشک میرے پاس وہ علم آیا جو تیرے پاس نہیں آیا تو تُو میری پیروی کر، میں تجھے سیدھی راہ دِکھادوں گا۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیتِ مُبارکہ میں حضرتِ ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے چچا کو باپ سے تعبیر کیا گیا ہے، اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے حضرت صَدْرُ الْاَفاضِل مولانا مُفتی سیّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: قامُوس میں ہے کہ آزر، حضرتِ ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کے چچا کا نام ہے۔ امام علامہ جلالُ الدّین سِیُوطی (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) نے مَسالکُ الحُنَفاء میں بھی ایسا ہی لکھا ہے، چچا کو باپ کہنا تمام مُمالک میں معمول ہے بالخُصُوص عرب میں، قرآنِ کریم میں ہے:

نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآىٕكَ اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ	ترجمۂ کنز العرفان: ہم آپ کے معبود اور آپ کے آباو اجداد ابراہیم اور اسماعیل اور اسحٰق کے معبود کی عبادت کریں گے۔

اس میں حضرت اِسمٰعِیل کو حضرت یعقوب کے آباء میں ذِکر کیا گیا ہے باوُجودیکہ آپ عَم (یعنی چچا) ہیں۔ (خزائن العرفان، ص ۲۶۱)

اَلغَرَض آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے چچا کو ہر طرح سے سمجھایا، لیکن وہ اپنے آباواَجداد کے دِین کو چھوڑنے پر راضی نہ ہوا اور اِنتہائی سَخت لہجے میں جواب دیا، جسے قرآنِ پاک نے ان لفظوں سے بیان فرمایا ہے:

قَالَ اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِیْ یٰۤاِبْرٰهِیْمُ ۚ لَىٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَ اهْجُرْنِیْ مَلِیًّا ﴿۴۶﴾ (پ ۱۶، مریم: ۴۶)	ترجمۂ کنز العرفان: بولا کیا تُو میرے معبودوں سے منہ پھیرتا ہے اے ابراہیم! بیشک اگر تُو باز نہ آیا تو میں تجھے پتھر ماروں گا اور تو عرصہ دراز کیلئے مجھے چھوڑ دے۔

ٹھنڈی آگ:

آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے چچا نے جب آپ کی بات ماننے سے اِنکار کیا اور وہ آپ کا دُشمن ہو گیا تو اس کے بعد آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنی قوم کو دعوت دی تو اُنہوں نے بھی آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی بات ماننے سے اِنکار کر دیا۔ مگر آپ عَلَیْہِ السَّلَام مُسلسل اپنی قوم کو نیکی کی دعوت دینے اور اُنہیں کُفر و شرک کی اَندھیری وادِیوں سے نکالنے کے لیے کمربستہ رہے مگر وہ باز نہ آئے اور وہ بھی آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے دُشمن ہو گئے اور کہنے لگے۔ ﴿قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: بولے انہیں قتل کر دو یا جلا دو۔ (پ: ۲۰، العنکبوت: ۲۴)

صدرُ الافاضل حضرت مُفتی سَیِّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی رَحمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: نمرود اور اس کی قوم آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو جلا ڈالنے پر مُتَّفِق ہو گئی اور اُنہوں نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو ایک مکان میں قید کر دیا اور

قریہ کُوثٰی میں ایک عِمارت بنائی اور ایک مہینہ تک بکوششِ تمام قِسم قِسم کی لکڑیاں جَمْع کیں اور ایک عظیم (بڑی) آگ جلائی، جس کی تَپِش سے ہَوا میں پرواز کرنے والے پَرندے جَل جاتے تھے اور ایک منجنیق (مَن۔جَ۔نیق۔پتھر پھینکنے کی توپ) کھڑی کی اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو باندھ کر اس میں رکھ کر آگ میں پھینکا، اس وَقْت آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی زبانِ مُبارک پر تھا **حَسْبِیَ اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ** (یعنی اللہ مجھے کافی ہے اور کیا ہی اچھا کارساز)، جبریلِ اَمین عَلَیْہِ السَّلَام نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام سے عَرْض کیا کہ کیا کچھ کام ہے ؟ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا تم سے نہیں، جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کیا: تو اپنے رَبّ سے سوال کیجئے ! فرمایا: سوال کرنے سے اس کا میرے حال کو جاننا میرے لئے کفایت کرتا ہے۔(خزائن العرفان، پارہ:۱۷، الانبیاء، تحت الآیۃ:۶۸) تب اللہ پاک نے اُس آگ کو حکم فرمایا ﴿**یٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰۤى اِبْرٰهِیْمَ ۟ۙ(۶۹)**﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اے آگ ہو جا ٹھنڈی اور سلامتی ابراہیم پر۔(پارہ:۱۷، الانبیا:۶۹) تو آگ نے سوا آپ کی بندش (رسیوں وغیرہ) کے اور کچھ نہ جلایا اور آگ کی گرمی زائل ہو گئی اور روشنی باقی رہی۔(خزائن العرفان، پارہ:۱۷، الانبیاء، تحت الآیۃ:۶۹)

عِشْق کے اِمتحاں:

پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے دین کی اشاعت و ترویج میں کتنی تکلیفیں اُٹھائیں اس کا اندازہ مذکورہ واقعہ سے ہو سکتا ہے کہ جب آپ نے لوگوں کو معبودانِ باطلہ کی عبادت سے معبودِ بَرحق کی عبادت کی طرف بلایا تو بجائے آپ کی دعوت پر لبیک کہنے کے وہ لوگ آپ کی جان کے دشمن ہو گئے اور آپ کو معاذ اللہ زندہ جلانے کے درپے ہو گئے مگر تقدیر تدبیر پر غالب آئی اور اللہ پاک نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی حفاظت فرمائی اور آگ کو ٹھنڈا کر دیا۔ اس واقعے سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں چاہیے کہ ہم نیکی کی دعوت کے کام میں لگ جائیں اور اس میں آنے

والی تکلیف سے نہ گھبرائیں کہ نیکی کی دعوت کی راہ میں تکلیفیں انبیائے کرام نے بھی اُٹھائیں۔ نیکی کی دعوت دینے والے کی تعریف تو قرآن میں کی گئی ہے چنانچہ،

اللہ پاک قرآنِ مجید میں پارہ ۲۴ سورہ حم سجدہ کی آیت نمبر ۳۳ میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۳۳﴾		ترجمۂ کنز العرفان: اوراس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے اور کہے کہ بیشک میں مسلمان ہوں۔

اِس آیتِ مبارکہ کے تحت صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: حضرتِ عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا نے فرمایا کہ میرے نزدیک یہ آیت مُؤَذِّنوں کے حق میں نازِل ہوئی اور ایک قول یہ بھی ہے کہ جو کوئی کسی طریقے پر بھی اللہ کی طرف دعوت دے وہ (یعنی ہر نیکی کی دعوت دینے والا) اس میں داخِل ہے۔

سب سے بہتر شخص:

حضور نبی کریم رؤوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک مرتبہ منبرِ اقدس پر جلوہ فرما تھے کہ ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی: یا رسول اللہ! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لوگوں میں سب سے اچّھا کون ہے؟ فرمایا: لوگوں میں سے وہ شخص سب سے اچّھا ہے جو کثرت سے قرآنِ کریم کی تِلاوت کرے، زیادہ مُتّقی ہو، سب سے زیادہ نیکی کا حکم دینے اور بُرائی سے منع کرنے والا ہو اور سب سے زیادہ صِلَۂ رِحمی (یعنی رشتے داروں کے ساتھ اچّھا برتاؤ) کرنے والا ہو۔ (مُسندِ احمد، ۱۰/۴۰۲، حدیث: ۲۷۵۰۴)

سیِّدُ المُرسَلین، خاتَمُ النَّبِیّین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: جو ہدایت کی طرف بلائے اُس کو تمام عامِلین (یعنی عمل کرنے والوں) کی طرح ثواب ملے گا اور اس سے اُن (عمل کرنے

www.dawateislami.net

والوں) کے اپنے ثواب سے کچھ کم نہ ہو گا۔ اور جو گمراہی کی طرف بُلائے تو اُس پر تمام پیروی کرنے والے گمراہوں کے برابر گناہ ہو گا اور یہ ان کے گناہوں سے کچھ کم نہ کرے گا۔ (مُسلِم، ص ۱۴۳۸ حدیث ۲۶۷۴)

حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ حکم (عام ہے یعنی) نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے صدقے سے تمام صحابہ، اَئِمّۂ مُجتَہِدِین، عُلَماء مُتَقَدِّمِین و مُتَاَخِّرِین سب کو شامل ہے مثلاً اگر کسی کی تبلیغ سے ایک لاکھ نمازی بنیں تو اُس مبلّغ کو ہر وقت ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ہو گا اور ان نمازیوں کو اپنی اپنی نمازوں کا ثواب، اس سے معلوم ہوا کہ حُضُور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا ثواب مخلوق کے اندازے سے وَراء ہے۔ ربّ فرماتا ہے: وَ اِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَیْرَ مَمْنُوْنٍۚ (پ ۲۹، القلم: ۳) (ترجَمۂ کنز العرفان: اور یقیناً تمہارے لئے ضرور بے انتہا ثواب ہے) ایسے ہی وہ مُصَنِّفِین جن کی کتابوں سے لوگ ہِدایت پا رہے ہیں قِیامت تک لاکھوں کا ثواب انہیں پہنچتا رہے گا،

پیارے اسلامی بھائیو! نیکیوں کے حریص بن جایئے، دوسروں کو نمازی بنانے کی مُہم تیز سے تیز تر کر دیجئے، جب بھی نمازِ باجماعت کیلئے سُوئے مسجد جانے لگیں، دوسروں کو ترغیب دیکر ساتھ لیتے جایئے، جنہیں نماز نہیں آتی اُنہیں نماز سکھایئے۔ اگر آپ کے سبب ایک بھی نمازی بن گیا تو جب تک وہ نمازیں پڑھتا رہے گا اُس کی ہر ہر نماز کا آپ کو بھی ثواب ملتا رہے گا۔ عُموماً عشا کے بعد کم و بیش 40 مِنَٹ چلنے والے دعوتِ اسلامی کے مدرَسۃُ المدینہ (بالِغان) میں داخِلہ لے لیجئے، اِس میں خود بھی قراٰنِ کریم سیکھئے اور دوسروں کو بھی سکھایئے۔ آپ سے سیکھنے والا جب جب تِلاوت کرے گا آپ کو بھی اُس کی تِلاوت کا ثواب ملتا رہے گا۔ آپ بھی سنّتوں پر عمل کیجئے اور دوسروں کو بھی عمل پر آمادہ کیجئے۔ اگر آپ نے کسی کو ایک سنَّت سکھا دی تو اب وہ جب جب اُس سنَّت پر عمل کرے گا آپ کو بھی

اُس سنّت پر عمل کرنے والے کی طرح ثواب ملتا رہے گا۔ دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور ذیلی حلقے کے بارہ دینی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "چوک درس" بھی ہے۔ مَسْجِد اور گھر کے عِلاوہ جس بھی مَقام (چوک، بازار، سکول، کالج، ادارے وغیرہ) پر جو دَرْس دیا جاتا ہے اُسے دعوتِ اسلامی کی اِصْطِلَاح میں چوک دَرْس کہتے ہیں۔ چوک دَرْس کا **مقصد** ایسے اَفراد کو نیکی کی دعوت پہنچانا ہے جو مَساجِد میں نہیں آتے تاکہ وہ بھی مَسْجِد میں آنے والے، باجماعَت نماز پڑھنے والے بن جائیں اور دَعْوَتِ اِسلَامی کا دینی پیغام قبول کر کے راہِ سنّت پر گامزن ہو جائیں۔

مَسْجِد سے باہَر مُناسِب مَقام پر عِلْمِ دِین کے دَرْس کی مِثال صحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے مُبارَک زمانے سے بھی ملتی ہے، جیسا کہ حضرت شیخ نصر بن محمد بن ابراہیم سَمَرقَنْدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنی کتاب تَنْبِیْہُ الْغَافِلِیْن میں نَقْل فرمایا ہے کہ مجھے فُقَہائے کِرام کی ایک جَماعَت نے یہ بات بتائی کہ حضرت امیر مُعَاوِیہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے دورِ حُکُومَت میں ایک بار حضرت سُمَیر اَصْبَحی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مدینہ شریف میں حاضِر ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک جگہ لوگوں کا خوب ہُجُوم ہے، کسی سے پوچھا کہ کیا ماجرا ہے؟ تو بتانے والے نے عَرْض کی: حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ حدیثِ پاک کا دَرْس دے رہے ہیں۔ چُنَانْچِہ آپ نے بھی آگے بڑھ کر عِلْم کے اس سمندر سے اپنا حِصّہ وُصُول کیا۔ (تنبیہ الغافلین، باب الاخلاص، ص ٦ ملتقطاً)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

خانہ کعبہ کی تعمیر کا حکم:

تاریخ کی کتابوں میں مذکور ہے کہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے کعبہ کی جو عمارت بنائی وہ طوفانِ نوح تک باقی رہی اور بوقت طوفان اسے آسمانوں پر اٹھا لیا گیا۔ اس کے بعد کعبہ معظمہ کی جگہ ایک بلند ٹیلے کی

طرح ساری زمین سے جدا معلوم ہوتی تھی لیکن اس پر کوئی عمارت نہ تھی۔لوگ اسی جگہ کا قصد کرتے اور اسے قبولیتِ دعا کا مقام سمجھتے تھے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراھیم عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دیا کہ وہ اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کو ساتھ لے کر کعبہ کی عمارت تعمیر کریں اور جگہ کی نشاندھی اس طرح فرمائی کہ اللہ تعالیٰ نے بادل کا ایک ٹکڑا بھیجا تاکہ اس کے سایہ سے کعبہ کی حد مقرر کر لی جائے، پھر حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے اس سایہ کی مقدار خط کھینچ دیا اور حضرت ابراھیم عَلَیْہِ السَّلَام نے اس خط پر یہاں تک زمین کھودی کہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی بنائی ہوئی عمارت کی بنیاد ظاہر ہو گئی پھر اسی بنیاد پر آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے عمارت کی تعمیر شروع فرمائی، چنانچہ حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام پتھر لاتے اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام ان پتھروں کو گارے سے جوڑ کر لگاتے جا رہے تھے۔جب عمارت آدمی کے قد جتنی بلند ہو گئی تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو ایسی چیز کی ضرورت ہوئی جس پر کھڑے ہو کر تعمیر جاری رکھ سکیں، چنانچہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دیا کہ وہ ایک ایسا پتھر لائیں جس پر کھڑے ہو کر میں تعمیر کا کام کر سکوں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام پتھر کی تلاش کے لئے جبل ابو قُبیس پر تشریف لے گئے۔راستے میں حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام ملے اور کہا: آیئے میں آپ کو دو پتھروں کا پتہ بتاؤں جو حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے ہمراہ جنت سے زمین پر آئے تھے اور بڑی برکت والے ہیں (پھر انہیں نکال کر) ایک حضرت ابراھیم عَلَیْہِ السَّلَام کے لیے لے جائیں اور دوسرے کو خانہ کعبہ کے گوشے میں دروازے سے دائیں طرف لگائیں تاکہ جو بھی اس گھر کا طواف کرے تو اسے چوم کر طواف شروع کرے۔ حضرت اسماعیل عَلَیْہِ السَّلَام ان پتھروں کو یکے بعد دیگرے لائے اور حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام بھی ساتھ آئے اور حضرت ابراھیم عَلَیْہِ السَّلَام کی بارگاہ میں عرض کی کہ اس پتھر (حجر اسود) کو کعبہ کے گوشے میں رکھ دیں۔چنانچہ اسے اس کے مقام پر رکھ دیا اور دوسرے پر کھڑے ہو کر تعمیر کا کام شروع فرما دیا۔(تفسیر عزیزی، ۱/۲۹۲-۲۹۴)

www.dawateislami.net

ملتقطاً) دورانِ تعمیر حضرت ابراہیم واسماعیل عَلَیْہِمَا السَّلَام یہ دعا بھی کرتے رہے:

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ (پ ۱، البقرۃ:۱۲۷)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم سے قبول فرما، بیشک تو ہی سننے والا جاننے والا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس سے معلوم ہوا کہ نیک عمل کرکے اس کی قبولیت کی دعا کرنا انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی سنت ہے، ہمیں بھی چاہئے کہ نیک اعمال کے بعد ان کے قبول ہونے کی دعا مانگا کریں۔

حجرِ اسود:

شروع میں حجرِ اسود کا رنگ بہت سفید تھا بعد میں سیاہ ہو گیا، جیسا کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حجرِ اسود اور مقامِ ابراہیم جنت کے یاقوت میں سے دو یاقوت ہیں جن کا نور اللہ تعالیٰ نے مٹا دیا، اگر وہ ایسا نہ کرتا تو مشرق و مغرب کے درمیان سب کچھ روشن ہو جاتا۔(ترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی فضل الحجر الاسود۔۔۔الخ، ۲/۲۴۸، حدیث:۸۷۹)

اور ارشاد فرمایا: حجرِ اسود جنت سے اترا اور یہ دودھ سے زیادہ سفید تھا، پھر اسے بنی آدم کی خطاؤں نے سیاہ کر دیا۔(ترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی فضل الحجر الاسود۔۔۔الخ، ۲/۲۴۸، حدیث:۸۷۸)

مقامِ ابراہیم

یہ ایک مقدس پتھر ہے جو کعبہ معظمہ سے چند گز کی دوری پر رکھا ہوا ہے۔ یہ وہی پتھر ہے کہ جب حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کعبہ مکرمہ کی تعمیر فرما رہے تھے تو جب دیواریں سر سے اونچی ہو گئیں تو اسی پتھر پر کھڑے ہو کر آپ نے کعبہ معظمہ کی دیواروں کو مکمل فرمایا۔ یہ آپ کا معجزہ تھا کہ یہ پتھر موم کی طرح نرم ہو گیا اور آپ کے دونوں مقدس قدموں کا اس پتھر پر بہت گہرا نشان پڑ گیا۔ آپ کے قدموں کے مبارک نشان کی بدولت اس مبارک پتھر کی فضیلت و عظمت میں اس طرح چار چاند

لگ گئے کہ خداوند قدوس نے اپنی کتاب مقدس قرآن مجید میں دو جگہ اس کی عظمت کا خطبہ ارشاد فرمایا۔ ایک جگہ تو یہ ارشاد فرمایا کہ

فِیۡهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبۡرٰهِیۡمَ (پ۴، آل عمران:۹۷)

یعنی کعبہ مکرمہ میں خدا کی بہت سی روشن اور کھلی ہوئی نشانیاں ہیں اور ان نشانیوں میں سے ایک بڑی نشانی "مقام ابراہیم" ہے۔

مقامِ ابراہیم کی عظمت:

جس پتھر پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے تعمیرِ کعبہ فرمائی اسے رب تعالیٰ نے یہ عظمت عطا فرمائی کہ اسے نماز کی جگہ بنانے کا حکم ارشاد فرمادیا، چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

وَاتَّخِذُوۡا مِنۡ مَّقَامِ اِبۡرٰهٖمَ مُصَلًّی **ترجمہ:** اور (اے مسلمانو!) تم ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔ (پ ا، البقرۃ:۱۲۵)

مقامِ ابراہیم کو نماز کا مقام بنانا مستحب ہے اور ایک قول یہ بھی ہے کہ اس نماز سے طواف کے بعد پڑھی جانے والی دو واجب رکعتیں مراد ہیں۔ (بیضاوی، البقرۃ، تحت الآیۃ:۱۲۵، ۱/۳۹۸، ۳۹۹، ملتقطاً) نیز اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس پتھر کو نبی کی قدم بوسی حاصل ہو جائے وہ عظمت والا ہو جاتا ہے۔ سبحان اللہ، اللہ تعالیٰ کے پیارے انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کی کیا شان ہے کہ عین عبادت میں تعظیمِ انبیاء کا لحاظ موجود ہے جیسے مقام ابراہیم کا احترام عین نماز میں کرنا ہوتا ہے، کہ بطورِ خاص اسے پیشِ نظر رکھ کر اور اس کا قصد کر کے اس کے قریب نماز پڑھنی ہے۔ دورانِ نماز تعظیمِ انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام کے اور بھی دلائل ہیں جیسے ہم نماز میں نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مخاطب کر کے سلام بھیجتے ہیں اور درودِ ابراہیمی بھی پڑھتے ہیں اور یہ بات ہر مسلمان جانتا ہے کہ درود و سلام تعظیم کی ایک صورت ہے اور تعظیم کے ساتھ

ہی پڑھنے کا حکم ہے، کوئی بے تعظیمی سے پڑھنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ مقامِ ابراہیم کی آیت سے ہی نیک لوگوں کے تبرکات کی تعظیم کا بھی ثبوت ملتا ہے۔

تعمیر کعبہ کے بعد نبی کریم کی تشریف آوری کیلئے دعا فرمائی

خانہ کعبہ کی تعمیر کی عظیم خدمت بجالانے اور توبہ و استغفار کرنے کے بعد حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِمَا السَّلَام نے یہ دعا کی کہ یارب!، اپنے حبیب، نبی آخر الزماں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ہماری نسل میں ظاہر فرما اور یہ شرف ہمیں عنایت فرما۔ یہ دعا قبول ہوئی اور ان دونوں بزرگوں کی نسل میں حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تشریف آوری ہوئی۔ امام بغوی نے ایک حدیث روایت کی کہ حضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک خاتم النبیین لکھا ہوا تھا حالانکہ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کا خمیر تیار ہو رہا تھا، میں تمہیں اپنے ابتدائے حال کی خبر دوں، میں دعائے ابراہیم ہوں، بشارت عیسیٰ ہوں، اپنی والدہ کے اس خواب کی تعبیر ہوں جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھی اور ان کے لیے ایک بلند نور ظاہر ہوا جس سے ملک شام کے ایوان اور محلات ان کے لیے روشن ہوگئے۔ (شرح السنة، کتاب الفضائل، باب فضائل سید الاولین والآخرین محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ۷/۱۳، الحدیث: ۳۵۲۰)

ملک الموت کی خوفناک صورت

منقول ہے: حضرتِ ابراہیم خلیل اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمایا: کیا تم مجھے وہ صورت دکھا سکتے ہو جس میں تشریف لا کر نافرمانوں کی روح قبض کرتے ہو؟ حضرت عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: آپ سہہ نہیں سکیں گے۔ حضرتِ ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: کیوں نہیں (میں دیکھ لوں گا)۔ انہوں نے کہا: آپ مجھ سے الگ ہو جائیے۔ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام الگ ہوگئے۔ پھر ادھر متوجہ

ہوئے تو ملاحظہ کیا، کالے کپڑوں میں ملبوس ایک سیاہ فام شخص ہے جس کے بال کھڑے ہیں، بدبو آرہی ہے، اس کے منہ اور نتھنوں سے آگ اور دُھواں نکل رہا ہے۔(یہ دیکھ کر) حضرتِ ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام پر بے ہوشی طاری ہوگئی۔ جب ہوش آیا تو ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام اپنی اصل حالت پر آچکے تھے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اے ملک الموت (عَلَیْہِ السَّلَام)! موت کے وقت صرف تمہاری صورت دیکھنا ہی فاسق وفاجر کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔(احیاء علوم الدین، کتاب الذکر والموت ومابعدھا، باب ثالث فی سکرات الموت۔۔۔ الخ، ۵/۲۱۰)

حضرت ابراہیم خلیل اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے کچھ لوگوں کو میت پر روتے ہوئے دیکھ کر ارشاد فرمایا: اگر تم میت پر رونے کی بجائے خود اپنی جانوں پر روتے تو تمہارے لئے بہتر تھا کہ میت کو تو تین ہولناک مراحل سے نجات مل گئی ہے: (۱) ملک الموت کو اس نے دیکھ لیا (۲) موت کا ذائقہ بھی اس نے چکھ لیا اور (۳) اسے (برے) خاتمے کا خوف بھی نہ رہا۔ لہٰذا عقل مند انسان کو چاہئے کہ اپنی جان پر روئے کہ یہی اس کے زیادہ لائق ہے اور اسے اس بات سے ہرگز غافل نہیں ہونا چاہئے کہ موت اس کی تلاش میں اس کے پیچھے پیچھے ہے۔(حکایتیں اور نصیحتیں، ص۵۴۸)

عمر مبارک:

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے طویل عمر پائی اور 175 یا 200 کی عمر میں آپ کا وصال ہوا۔(تاریخ طبری، ۱/۱۲۰)

10 خاص فضیلتیں:

حضرت ابراہیم خلیل اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کو دس (10) ایسی فضیلتیں حاصل ہیں جو آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ خاص ہیں۔ وہ فضیلتیں یہ ہیں: ❀... رَسُولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد حضرت ابراہیم

عَلَیْہِ السَّلَام سب سے اَفْضَل ہیں ❀... حضرت اِبْراہیم عَلَیْہِ السَّلَام ہی اپنے بعد آنے والے سارے اَنْبِیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے والِد ہیں۔(بہارِ شریعت،۱/۵۲) ❀... ہر آسمانی دِیْن میں آپ ہی کی پَیرْوِی اور اِطاعَت ہے ❀... ہر دِیْن والے آپ کی تَعْظِیْم کرتے ہیں ❀... آپ ہی کی یاد قربانی ہے ❀... آپ ہی کی یاد گارِ حَج کے اَرْکان ہیں ❀... آپ ہی کَعْبہ شریف کی پہلی تَعْمِیْر کرنے والے یعنی اسے گھر کی شَکْل میں بنانے والے ہیں ❀... جس پتھر (مَقامِ اِبْراہیم) پر کھڑے ہو کر آپ نے کَعْبہ شریف بنایا وہاں قِیام اور سجدے ہونے لگے ❀... مُسلمانوں کے فوت ہو جانے والے بچّوں کی آپ عَلَیْہِ السَّلَام اور آپ کی بیوی صاحِبہ حضرتِ سارہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا عالَمِ بَرزخ میں پَروَرِش کرتے ہیں ❀... قیامت میں سب سے پہلے آپ ہی کو عُمدہ لباس عطا ہو گا اس کے فوراً بعد ہمارے حُضُورِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو۔(تفسیر نعیمی ج۱ص۶۲۱ مُلَخَّصًا، از بیٹا ہو تو ایسا، ص:۲۱،بتغیر قلیل)

مجوسی اسلام لے آیا:

منقول ہے کہ ایک مجوسی نے حضرت ابراہیم خلیلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے یہاں مہمان بننے کی خواہش کی۔ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اگر تم ایمان لے آؤ تو میں تمہیں اپنا مہمان بنالوں گا یہ سن کر وہ مجوسی چلا گیا۔ اللہ پاک نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ اے ابراہیم! تم نے کھانا کھلانے کے لئے دِین کی تبدیلی شرط رکھی جبکہ میں اس کے کفر کے باوجود 70 سال سے اسے کھانا کھلا رہا ہوں، اگر تم ایک رات اسے مہمان بنا لیتے تو تمہارا کیا نقصان ہوتا؟ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام اس مجوسی کے پیچھے دوڑے، اسے واپس لے کر آئے اور اس کی مہمان نوازی کی۔ مجوسی نے آپ سے پوچھا کہ اس تبدیلی کی کیا وجہ ہے؟ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے وحی کا ذکر فرمایا۔ مجوسی نے کہا: کیا اللہ پاک نے میرے بارے میں ایسا معاملہ فرمایا؟ پھر کہنے لگا: مجھے ایمان والوں میں شامل کر لیجئے۔ چنانچہ وہ ایمان لے

آیا۔(احیاء العلوم، ۴/۴۴۷)

امام بخاری کی بینائی لوٹ آئی

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ابھی چھوٹے ہی تھے کہ ان کے والد حضرت اسماعیل بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ انتقال فرماگئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت کی تمام تر ذمہ داری آپ کی نہایت ہی نیک اور پرہیز گار والدہ پر آگئی۔ بچپن میں حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو ایک اور تکلیف پہنچی کہ آپ کی بینائی چلی گئی، جس کی وجہ سے آپ کی والدہ شدید غم سے دوچار ہوگئیں، پریشانی کے عالم میں انہوں نے رو رو کر دعائیں کی اور بارگاہِ الٰہی میں فریادی ہوئیں۔ ان دعاؤں کی قبولیت کا اثر یوں ظاہر ہوا کہ ایک رات جب امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ سوئیں تو انہیں خواب میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی زیارت ہوئی، آپ علیہ السلام نے خوش بخت بیٹے کی بینائی واپس آنے کی خوشخبری سنائی، صبح وہ خواب حقیقت میں بدل گیا اور اس طرح امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں میں دوبارہ بصارت کا نور پیدا ہوگیا۔(حافظہ کیسے مضبوط ہو؟، ص،۳۷)

نیک عمل نمبر 12

پیارے اسلامی بھائیو! نیک بننے، برائیوں سے بچنے اور دوسروں کو نیک بنانے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہوکر نیکی کی دعوت عام کرنا اور ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں حصہ لینا چاہیے 12 دینی کاموں میں سے ایک یومیہ دینی کام روزانہ ”نیک اعمال“ کا رسالہ پُر (Fill) کرنا بھی ہے نیک اعمال پر عمل کی برکت سے نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے کا ذہن بنتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے ہمیں ”72 نیک

اعمال"بصورت سوال جواب عطا فرمائے ہیں ان میں سے ایک نیک عمل نمبر 12 یہ ہے کہ کیا آج آپ نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رسالے یا"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"کو کم از کم 12 منٹ پڑھایا سنا؟"اس نیک عمل پر عمل کرنے کی برکت سے ہمارے علمِ دین میں اضافہ ہوگا نیز علمِ دین کی برکتیں بھی ملیں گی۔اِنْ شَآءَ اللہ

مہمان نوازی کے آداب:

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے مہمان نوازی کے کچھ آداب سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں: پہلے (3) فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے۔ (1) جو شخص(باوُجُودِ قدرت)مہمان نوازی نہیں کرتا اُس میں بھلائی نہیں۔[1] (2) آدمی کی کم عقلی ہے کہ وہ اپنے مہمان سے خدمت لے۔[2] (3) سُنّت یہ ہے کہ مہمان کو دروازے تک رخصت کرنے جائے۔[3] ☆ مہمان کو چاہئے کہ اپنے میزبان کی مصروفیات اور ذِمّے داریوں کا لحاظ رکھے۔ ☆ حضرت مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مہمان کو چار باتیں ضَروری ہیں: (1) جہاں بٹھایا جائے وہیں بیٹھے۔ (2) جو کچھ اس کے سامنے پیش کیا جائے اس پر خُوش ہو،(یہ نہ ہو کہ کہنے لگے: اس سے اچھا تو میں اپنے ہی گھر کھایا کرتا ہوں یا اسی قسم کے دوسرے الفاظ۔) (3) میزبان سے اجازت لئے بِغیر وہاں سے نہ اُٹھے اور (4) جب وہاں سے جائے تو اس کے لیے دُعا کرے۔[4]

اعلان:

---

1 ... مسند امام احمد، مسند الشامیین، ۶/۱۴۲، حدیث: ۱۷۴۲۴

2 ... جامع صغیر، ص ۲۸۸، حدیث: ۴۶۸۶

3 ... ابن ماجه، کتاب الاطعمه، باب الضیافة، ۴/۵۲، حدیث: ۳۳۵۸

4 ... فتاوی ھندیه، کتاب الکراھیه، باب ثانی عشر... الخ، ۵/۳۴۴

مہمان نوازی کے بقیہ آداب حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کے لئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجْتِماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا: جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کرے گا اور قَبْر میں داخِل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

کر دیئے جائیں گے۔[1]

﴿3﴾رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

﴿4﴾چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

﴿5﴾قُربِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

2 ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

3 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

4 ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

﴿6﴾ دُرُودِ شَفَاعت

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرونِ ملک)، 16 دسمبر 2021ء

1 ... الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

2 ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3 ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

(1): سنتیں اور آداب سیکھنا: 5منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5منٹ، (3): جائزہ: 5منٹ، کُل دورانیہ 15منٹ

مہمان نوازی کے بقیہ آداب:

☆گھر یا کھانے وغیرہ کے مُعامَلات میں کسی قسم کی تنقید کرے نہ ہی جھوٹی تعریف۔ میزبان بھی مہمان کو جھوٹ کے خطرے میں ڈالنے والے سُوالات نہ کرے مَثَلًا کہنا ہمارا کھانا کیسا تھا؟ آپ کو پسند آیا یا نہیں؟ ایسے موقع پر اگر نہ پسند ہونے کے باوُجُود مہمان مُرَوَّت میں کھانے کی جھوٹی تعریف کریگا تو گنہگار ہو گا۔ اِس طرح کا سُوال بھی نہ کرے کہ"آپ نے پیٹ بھر کر کھایا یا نہیں؟" کہ یہاں بھی جواباً جھوٹ کا اندیشہ ہے کہ عادتِ کم خوری یا پرہیزی یا کسی بھی مجبوری کے تحت کم کھانے کے باوُجُود اصرار و تکرار سے بچنے کیلئے مِہمان کو کہنا پڑ جائے کہ "میں نے خوب ڈٹ کر کھایا ہے"۔☆میزبان کو چاہیے کہ مہمان سے وقتاً فوقتاً کہے کہ "اور کھاؤ" مگر اس پر اِصرار نہ کرے۔[1] کہیں اِصرار کی وجہ سے زیادہ نہ کھا جائے اور یہ اس کے لیے نقصان دہ ہو۔☆میزبان کو بالکل خاموش نہ رہنا چاہیے اور یہ بھی نہ کرنا چاہیے کہ کھانا رکھ کر غائب ہو جائے بلکہ وہاں حاضر رہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆دعا کی قبولیت پر شکر کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق "دعا کی قبولیت پر شکر کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

---

[1] ...فتاوی ھندیہ، کتاب الکراھیہ، باب ثانی عشر...الخ، ۵/۳۴۴

[2] ...فتاوی ھندیہ، کتاب الکراھیہ، باب ثانی عشر...الخ، ۵/۳۴۵

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ بِعِزَّتِهٖ وَجَلَالِهٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ۔

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس کے غلبہ و بزرگی کے سبب اچھے کام پورے ہو جاتے ہیں۔(خزینۂ رحمت، ص۹۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔(جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث:۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نماز وں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا پڑھی؟ (6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شَجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟ (12) اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ یا مکتبۃُ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟ (13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کر کے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟ (14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟ (15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟ (16) "مرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچّھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟ (18) مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟ (19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟ (20) دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟ (21) صدائے مدینہ لگائی؟ (22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلاضرورت) باہر نیز کسی اور

کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24) کم از کم ایک مَدَنی درس(مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو)دیا، یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس(جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟(26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟(27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟(28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟(29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟(30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟(31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟(مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟(32) ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟(33) تہجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللَّیل ادا کی؟(34) اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟(35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟(36) اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز(مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ وغیرہ) اِستعمال تو نہیں کی؟(38) جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدَنی چینل" دیکھا؟(40) کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41) قرض ہونے کی صُورت میں(ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً(یعنی Temporary)لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟(42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نفاق وریاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: "میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں" جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43) صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہِر ہو جانے پر(بلا مصلحتِ شرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہِر تو نہیں کیا؟(45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟(46) ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ الله پڑھی؟(47) چوک درس دیا، یا سُنا؟(48) اپنے والدین اور پیر و مُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟(49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟ (51) کسی اِسلامی بھائی(خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ الله کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست(نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ الله بلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52) زبان کو گناہوں(یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53) زبان کو فُضول اِستعمال(یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54)(گھر میں اور باہر) مذاق

مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟ (55) عمامہ شریف باندھا؟ (56) ماں باپ کا اَدب واحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57) گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن/بیٹی/والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟ (58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے/سُننے کی سعادت حاصل کی؟ (59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟ (60) اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟ (61) اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جاکر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟ (62) اِس ہفتے پیر شریف (یا رِہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟ (63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟ (64) اِس ہفتے کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ کیا؟ (65) اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی ماحول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟ (66) ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کرکے اپنے نگران و ذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟ (68) اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟ (69) اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یا اِمام مسجد، مؤذّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70) اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71) زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟ (72) زندگی میں یک مُشت (یعنی ایک ساتھ) 12 ماہ اور مختلف کورسز (12 دینی کام

کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نَماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی ؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یااللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد